مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

# درس حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نماز مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلس ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رحمہ اللہ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است     خم و خمخانہ با مہر و نشاں است

## کیسٹ نمبر ۱۹ سائیڈ اے ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰہَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَّا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ[1]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۹

دن) میں لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا تھا۔ لوگ اُن کے لیے دُعاء خیر کر رہے تھے اور آپ کا جسم اقدس تخت پر رکھا ہُوا تھا، اچانک مجھے محسوس ہُوا کہ کسی شخص نے میرے مونڈھے پر اپنی کلائی رکھی ہے اور وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہہ رہا ہے آپ پر اللہ کی رحمت نازل ہو، بیشک میں پُوری اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (قبر میں یا جنت میں) آپ کو آپ کے دونوں دوستوں (یعنی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت ابوبکرؓ) کے ساتھ رکھے گا۔ کیونکہ میں اکثر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبان سے یہی الفاظ سُنتا تھا کہ" میں فلاں جگہ تھا اور ابوبکر وعمر بھی میرے ساتھ تھے فلاں کام کیا میں نے اور ابوبکر وعمر نے بھی، فلاں مقام پر گیا میں اور ابوبکر وعمر بھی داخل ہُوا میں فلاں جگہ اور میرے ساتھ ابوبکر وعمر بھی تھے، میں فلاں جگہ سے باہر آیا اور ابوبکر وعمر بھی میرے ساتھ تھے" میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو یہ الفاظ کہنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو لوگ جنازے کے ارد گرد جمع تھے، اُن کے لیے دُعائیہ کلمات استعمال کر رہے تھے۔ کوئی کچھ دُعا دے رہا تھا اور کوئی کچھ دُعا دے رہا تھا تو وہ فرماتے ہیں کہ اُن کو جب چارپائی پر رکھ دیا گیا تو ایک شخص میرے پیچھے سے آئے، یا کھڑے تھے اُنھوں نے اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھی اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، یَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَیْكَ مجھے یہ اُمّید ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ آپ کے دونوں برگزیدہ ساتھیوں کے ساتھ کریں گے۔ محشور فرمائیں گے کیونکہ میں بہت سُنتا تھا کہ آپ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) فرماتے ہیں کہ میں تھا اور ابوبکر اور عمرؓ تھے۔ میں نے کیا اور ابوبکر اور عمرؓ نے کیا میں چلا اور ابوبکر اور عمر چلے، میں داخل ہُوا اور ابوبکر اور عمرؓ داخل ہُوئے، میں نکلا اور ابوبکر اور عمرؓ نکلے، جانے آنے میں چلنے پھرنے میں، اندر جانے میں باہر آنے میں تمام چیزوں میں، میں کثرت سے یہ سُنا کرتا تھا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ابوبکر صدّیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نام اپنے ساتھ لیتے تھے، تو مجھے اُمّید یہ ہے کہ قیامت کے دن آپ ان دونوں حضرات کے ساتھ ہوں گے۔ اُنھوں نے دُعائیہ جملے بھی کہے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ بھی کہا اور تعریفی کلمات بھی کہے، اَنْ یَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَیْكَ اُمّید ہے اور کیوں ہے یہ اُمّید اس وجہ سے ہے کہ میں یہ سُنتا رہا۔

اب مجمع جب ایسا ہو جہاں اس طرح کا ایک کہرام مچا ہو ایک صدمہ کی کیفیت ہو لوگوں کو تو اُس میں آدمی اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا ہر آدمی محو ہوتا ہے اُس غم اور صدمہ میں، وہ تو ایسا صدمہ تھا کہ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ اُس وقت ہمیں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی صدمہ اس سے پہلے ہمیں پیش ہی نہیں آیا تھا، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد صحابہ کو ایک عرصہ سے کوئی بڑا صدمہ پیش نہیں آیا تھا، اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات نبی علیہ السّلام کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ہوگئی یعنی ڈھائی سال بعد، پھر دس سال کا دَور تقریباً ایسا گزرا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دَور تھا۔ اس میں کسی قسم کی کوئی تکلیف لوگوں کو نہیں تھی۔ راحتیں ہی بڑھتی چلی گئیں۔ اضافہ ہی ہوتا گیا ہر طرح کی خیر کا، ان کے لیے تو یہ صدمہ ایسا تھا کہ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا وہ رو رہی تھیں کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضؓ جو بیٹی تھیں ازواجِ مطہرات میں اُمہات المومنین میں وہ تشریف لائیں اُنھوں نے اجازت چاہی۔ لوگوں کو اُٹھا دیا گیا وہاں سے وہ بھی گئیں اور پھر واپس اندر چلی گئیں۔ تو یہ مرد آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے پاس وہ کہتے ہیں کہ ہم نے پردے کے پیچھے سے رُونے کی آواز سُنی۔ خود صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہمیں یہ صدمہ اتنا بڑا لگا کہ جیسے اس سے پہلے صدمہ ہی نہیں پیش آیا تھا تو ایسی حالت میں تو آدمی اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا مجمع ہے زیادہ مجمع ہے تو اُس میں یہ ہو جاتا ہے کہ کمزور آدمی دوسرے آدمی سے سہارا لے لیتا ہے۔ خیال بھی نہیں گزر سکتا کہ میرے پیچھے سے کسی نے سہارا لے رکھا ہے، لیکن یہ کلمات جب کہے دُعائیہ کلمات اس کے بعد اُمّید والے کلمات کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اُن حضرات کے ساتھ کریں گے مجھے اُمّید یہ ہے۔ کیونکہ میں یہ سُنتا تھا یہ سُنتا تھا یہ سُنتا تھا، اُن کی زبانِ مُبارک سے یہ کلمات جب ادا ہوئے تو کہتے ہیں کہ میں نے مُڑ کر دیکھا فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، تو اہلِ سُنّت والجماعت کے نزدیک ان اکابر کے درجات بھی اُسی طرح ہیں جیسے یہ گزرے اور اِن اکابر کے آپس کے تعلقات بھی اُسی طرح کے ہیں کہ جیسے ہمارا عقیدہ ہے اور ان کتابوں سے اور روایتوں سے ثابت ہو رہا ہے اور معلوم ہو رہا ہے یہ روایت بخاری شریف میں ہے۔ مسلم شریف میں بھی ہے۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِس پر لکھا ہُوا ہے کہ بُخاری شریف میں تو ہے ہی۔ مُسلم شریف میں بھی ہے تو اُسے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہتے ہیں۔ اِن حضرات کے آپس کے تعلقات کا بھی اندازہ ہوتا ہے اور ثنائیہ تعریفی جملے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

(بقیہ بر صد ۳۱)

## حدیث نمبر ۱۳

عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرَيْنِ فِي الْجَنَّةِ لَا فَصْلَ بَيْنَهُمَا وَلَا وَصْمَ لَه

حضرت خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مغرب اور عشاء کے درمیان ۲۰ رکعات اس طرح سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنّت میں بے عیب اور بے جوڑ کے دو محل بنائیں گے۔

بقیہ: درسِ حدیث

کے متعلق فرماتے ہیں وہ اُن لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بن سکتے ہیں جو حق کی پیروی کریں اور ان حضرات کی دُشمنی اپنے دلوں سے نکالنی چاہیں۔

تاریخ خمیس کے حوالے سے آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یہ اعلان فرمایا کہ اگر کوئی آدمی یہ کہے گا کہ میں ابوبکر سے افضل ہوں تو مَیں اُس کے کوڑے لگادوں گا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِ اور فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ وفات میں ان کو امام بنایا تھا تو مَیں بھی تو وہاں موجود تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میں وہاں ہوں مجھے تو نہیں بنایا امام آپ نے، کئی دن رہے امام اور آپ نے اپنی جگہ نماز کے لیے اُنہی کو منتخب کیا تو جس شخص کو آپ نے ہمارے دین کے لیے امام بنانا پسند فرمایا بعد میں ہم نے اُس شخص کو اپنے دُنیا کے معاملات کے لیے امام بنانا پسند کر لیا یہ اُن کے خُطبات ہیں جو بخاری شریف کے شروع میں دوسری جگہوں میں باحوالہ ملتے ہیں کہ ان حضرات کے تعلقات اور ان کی افضلیت اور ان میں افضلیت میں یہ ترتیب بالکل حق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)

---

لہ جمع الجوامع ۱/۷۹۶